أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

بعون الملک العلام مناجات مشتمل بر نود و نہ نام فلاح و بہبود دنیا و عقبیٰ المسمی بہ

نعم عظمیٰ

فی ضمن

اسماء حسنیٰ

از تصنیف عالم لمعی فاضل لوذعی جناب مولوی محمد حسن علی ہاشمی شاہجہانپوری محافظ دفتر عدالت ججی آگرہ

در مطبع مطلع نور کانپور طبع گردید

ان للہ تعالیٰ تسعة و تسعین اسما مائة الا واحد من احصاها دخل الجنة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معبود اے میرے اللہ	اے میرے بے نیاز شاہنشاہ
جملہ عالم کا کارساز ہے تو	خلق پرور جہان نواز ہے تو
لطف ہر نیک و بد پہ عام تیرا	ارحم الراحمین ہے نام تیرا
رحم کر بر من و غریبی من	وسعت وہ بہر دستگیری من
کوئی میرا نہیں سوا تیرے	میرے فریادرس میری سن لے
نفس و شیطان کے ہاتھ سے ہوں قتیل	مخلصی کی نہیں ہے کوئی سبیل
نہ عبادت ہی ہے نہ طاعت آہ	ہے فقط تیری رحمتوں پہ نگاہ
کر میری جملہ مشکلیں آسان	اپنے فضل و کرم سے یا رحمٰن
میرے اعمال پر نہ کر تو نظر	یا رحیم اپنا رحم کر مجھ پر
یا ملک اپنی خاص رحمت سے	دین و دنیا میں جاہ و ثروت دے
آب رحمت سے زنگ دل کو دھو	میرے قدوس پاک کر مجھ کو
کر عطا یا سلام و یا شافی	صحت و تندرستی کافی
تو ہی مؤمن ہے میرا ایمان	کیوں نہ میں جانوں تجھے امن و امان

الاماں الاماں یا حنّان
الاماں الاماں یا دیّان
شرِ شیطان و ظلم سلطان سے
اپنے امن و اماں میں دائم رکھ
یا مُہَیمِن بلطف یزدانی
عزت و آبرو میں فرق نہ آئے
ورنہ بے آبرو ہو گو عالم
جسکو بخشے تو عزت و حرمت
اے زبردست غالب و جبّار
اے خدا بے بزرگ جل و علا
کبر زیبا ہے تجھکو اے خالق
کون ہے بادشاہ کن فیکون
تو ہے خالق ہے کون تیرے سوا
تیرے ہی حکم سے ہوئی ہر شے
تو نے پیدا کیے ہیں جنت و نار
قہر تیرا غضب ہے بار خدا
یا الٰہی میں وہ ہوں بدکردار
غرقِ بحرِ گنہ ہوں سر تا پا
مغفرت کی کوئی امید نہیں
تو اگر بخش دے تو دور نہیں
بندہ کی ہستی تجھے غرض کیا ہے
کب ہو مومن جو ہی وہ ترسا

الاماں الاماں یا منّان
الاماں الاماں یا سُبحان
فتنۂ دہر و جور اخوان سے
عزت و آبرو سے قائم رکھ
سب بلاؤں سے کر نگہبانی
یا عزیزُ ہر اک بلا ٹل جائے
جبکہ ہے تو عزیز پھر کیا غم
کون ہے جو کہ دے سکے ذلت
میرے بگڑے ہوئے بنا دے کار
متکبّر و اکبر و اعلیٰ
کبریائی کے ہے تو ہی لائق
کس نے دکھلائے رنگ گوناگون
صانع جن و انس و ارض و سما
تو ہی باری تو ہی مصوّر ہے
تو ہی غفّار ہے تو ہی قہّار
اپنے قہر و غضب سے مجھکو بچا
کہ میرے نام سے ہے نار کو عار
شرم سے منہ اٹھا نہیں سکتا
تیری رحمت سے پر بعید نہیں
کیا تو غفّار سا غفور نہیں
تو تو وہّاب ہے عوض کیا ہے
تیرے خوانِ کرم سے زر ربا

تو ہی رزاق الانس وجان کا ہے — تو ہی روزی رسان جہان کا ہے

یا الٰہی بشان فتاحی — کھول دے غیب سے در روزی

کر نہ مجھے غیر کا نہ دست نگر — اپنی قدرت سے کر دے صاحب زر

کوئی میرا نہیں علاوہ ہے تو — تو ہی دے گا مجھے گر کچھ ہے تو

مُنْعِمِيْ وَاهِبُ الْعَطِيَّاتِ — حَافِظِيْ دَافِعُ الْبَلِيَّاتِ

تیرے قبضہ میں انتظام جہان — قَابِضْ بَاسِطْ ہے تیری شان

تو شہنشاہ قاہر و عادل — خافض و رافع و معز و مذل

جسکو چاہے تو سر بلند کرے — اور جسے چاہے مستمند کرے

بے نواؤں کو دم میں کر دے شاہ — بادشاہوں کو کر دے پل میں تباہ

نہ کوئی تیرا روکنے والا — نہ کوئی تجھ کو ٹوکنے والا

تابع امر تیرے کون و مکان — أَحْكَمُ الْحَاكِمِيْن ہی تیری شان

اے خداوند تو سمیع بصیر — حَكَمْ عدل اور لطیف و خبیر

تو ہی پنہان و آشکارا ہے — تیری ہی ذات کا سہارا ہے

یا حلیم اپنے حلم کے صدقے — عزت و آبرو میری رکھ لے

دین و دنیا میں کر نہ خوار و ذلیل — اے عظیم اے میرے نصیر و کفیل

گرچہ ہوں یا غفور قابل نار — اپنی رحمت سے کر دے بیڑا پار

تیری رحمت کا کل جہان مشکور — عام ہے تیرا لطف رب شکور

تیری جانب سے رحمت و نعمت — دم بدم ہر زمان و ہر ساعت

کس زبان سے کروں میں شکر ادا — تیرے انعام و لطف بیحد کا

تو نے مجھ کو کیا بنی آدم — اشرف الخلق اکرم العالم

نوع انسان میں بھی کیا ممتاز — کہ کیا امت رسول حجاز

دین و ایمان و علم و فہم دیا — رزق و روزی سے بہرہ مند کیا

تھی جو کچھ دل کی آرزو بخشی
لے میرے کردگار تیرا شکر
شکر تیرے نعم کا یا منان
تیرا رتبہ خرد سے بالا ہے
یا علی اپنی برتری کے طفیل
میرا عالم مین بول بالا کر
سب حوادث سے یا حفیظ بچا
زار ہون یا مقیت قوت دے
سخت ہے یا حسیب روز حساب
کر عطا یا جلیل جاہ و جلال
یا کریم اے رقیب اے دیان
شر اعدا سے بےخطر کر دے
واسعا دے خوشی و خوشحالی
علم دے یا حکیم حکمت دے
دوستی اپنی کر عطا مجھ کو
دے مجھے یا مجید مجد و علا
روز بعث و نشور یا باعث
وار دنیا سے یا شہید سفر
حق حقیقت مین ہے تو ہی الحق
حق حی و کافی و کفیل ہے تو
تجھکو مین سونپتا ہون اپنے کار
تو قوی المتین مین بے بس

ہمنشینون مین آبرو بخشی
میرے پروردگار تیرا شکر
ایک شمہ ادا ہو کب امکان
تو کبیر و علی و اعلی ہے
یا کبیر اپنی مہتری کے طفیل
میرا رتبہ جہان سے اعلی کر
تو ہی حافظ ہے یا حفیظ میرا
روح کو زور تن کو طاقت دے
بخشدے مجھکو بےحساب و کتاب
اپنی رحمت سے کردے مالا مال
یا مجیب الدعا مضطران
جملہ آفات سے حذر کردے
وسعت رزق و فارغ البالی
عشق دے یا ودود الفت دے
اپنا کرلے تو لے خدا مجھکو
ہمسرون مین بلند کر رتبہ
بہتری کا میرے ہو ہوا باعث
ہو میرا کلمہ شہادت پر
سب سے بے لاگ قادر مطلق
میرے ہر امر کا وکیل ہے تو
جو تو چاہے کرے تو ہے مختار
تو ولی و قوی مین بےکس

کب ترا وصف ہو بشر سے ادا
حق ہے تو ہی مُعِیدُ ہے اپنا

تیرے وصف و ثنا میں یا مُحْصِی
خود نبی کہہ گئے ہیں آگاہ مُحْصِی

ہیچ کو ہست بود کو نابود
نیست کو پھر کرے گا تو موجود

ہے یہ تیری ہی شان یا مُبْدِیُ
تو مُعِیدُ اے مُمِیتُ اے مُحْیِیُ

میں نہیں طول عمر کا خواہاں
اور نہ میں خوف مرگ سے ترسان

مرگ کا غم نہ زندگی کی خوشی
یا الٰہی تیری خوشی کی خوشی

زندگی دے جو ہو حیات میں خیر
موت دے ہو اگر ممات میں خیر

ہے تو ہی وہ کہ جو نہو معدوم
تو ہی حَیُّ ہے اور تو ہے قَیُّومُ

ذات تیری غنی ہے تو وَاجِدُ
تجھکو زیبا ہے مجد یا مَاجِدُ

ایک ہے تو اَحَدُ ہے تیرا نام
تو ہی وَاحِدُ ہے اے خداے انام

تو نے پیدا کیے زمان و زمین
کوئی ساتھی کوئی شریک نہیں

اے صَمَدُ سب سے بے نیاز ہی تو
صادق القول پاک باز ہے تو

تو ہی یا رب ہے صاحب قدرت
قَادِرُ و مُقْتَدِرُ ہے ذو القوت

تو ہی اَوَّلُ ہے اور تو ہی آخِرُ
تو ہی بَاطِنُ ہے اور تو ہی ظَاهِرُ

پاک کر میرا باطن و ظاہر
آخرت کر بخیر یا آخِرُ

اے مُقَدِّمُ مجھے مقدم کر
اپنی درگاہ میں معظم کر

یا مُؤَخِّرُ رہوں نہ میں پیچھے
مورد لطف سب سے ہوں پہلے

وَالِی و کارساز تو میرا
مُتَعَالِی ہے آسرا تیرا

اے نکوکار بَرُّ سے تَوَّاب
بخش توفیق توبہ مجھکو تَوَّاب

عمل ناصواب کا سیرے
مُنْتَقِمُ مجھ سے انتقام نہ لے

تو عَفُوُّ ہے اور میں خاطی
تو رَءُوفُ اے رحیم میں عاصی

میں گنہگار فاجر و بدکار
تو عَفُوُّ اور ساتر گنہگار

یا الغفار غافر الذنب تو ہی
درگذر کر میری خطاؤں سے
مالک الملک ہے تو اے سرور
کون تیرے سوا ہے ذوالانعام
ہے تو لاریب مقسط و منصف
رو برو تیرے عدل کے شاہا
ارحم الراحمین برحمت خویش
رحم کن رحم یا غفور و رحیم
جمع کر میرے دل کو یا جامع
یا غنی تو غنی ہے اور معطی
مجھکو کس بات کی شہا ہے کمی
دین و دنیا میں کچھ رہے نہ ہوس
لاکھ دشمن ہوں مجھکو کیا خطرہ
خالق خیر و شر ہے تو یا رب
ضرر و نفع کا تو ہے خلاق
تیرے قبضہ میں نفع اور نقصان
ظلمت جہل سے چھڑا یا نور
ہر چہ غیر از تو زان نفورم کن
راہ دکھلا مجھے شریعت کی
ملک لاہوت کی دکھا دے سیر
مجھ پہ کر ایسا لطف یا باقی
تو ہی وارث مرا ہے یا وارث

یا ظاہر و ستار العیوب تو ہی
ڈھانپ لے ڈھانپ عیوب میرے
در تیرا چھوڑ کر میں جاؤں کدھر
ای میرے ذوالجلال والاکرام
پر ہوں میں عدل سے بہت ڈرتا
غیر ممکن ہے اپنا چھٹکارا
آکر ملا کی میں بعزت خویش
کرم کن بحال زار و سقیم
فکر روزی سے ہو مبرا یا مانع
جسکو چاہے تو دم میں کر دے غنی
کر غنی مجھکو بھی تو یا مغنی
اتنا دے اتنا دے کہ کہدوں بس
لاکھ ہوں دوست مجھکو کیا پروا
دوست دشمن برائے نام ہیں سب
زہر کیا چیز دل کیا تریاق
ضار و نافع ہے تیری شان
نور عرفان سے دل کو کر پر نور
پاے تا فرق غرق نورم کن
تو ہی ہادی میرا ہو یا ہادی
یا بدیع العجائب بالخیر
کہ جہان میں رہوں سدا باقی
کون تیرے سوا میرا وارث

مال و اولاد سے تو رکھ خورسند
یا رشید اے جہان کے مرشد
رہ وحدت کی رہنمائی کر
اپنا دے عشق اپنا رکھ مشتاق
اپنا دے ذوق و شوق یا اللہ
اپنا غم دے غم محبت دے
سوز دل مین جگر مین درد رہے
جان جائے سنجائے تیری یاد
کر عطا صبر یا صبور ۹۹ اس پہ
خوش رہون عشق کی بلاؤن پہ
شاکرون مین او ٹھا بروز جزا
جس بلا سے کرنا صبور رہون
غم دنیا نہ پاس آ پھٹکے
جیتے جی تیرے غم مین شاد رہون
آون خوش خوش تیری جناب مین مین

خلف الصدق دے سعادتمند
اے میرے رہنما میرے مرشد
منزل عشق تک رسائی کر
دے مجھے لذت وصال و فراق
رہون تیری ہی یاد مین شام و پگاہ
عشق دے عشق کی حلاوت دے
ہر گھڑی لب پہ آہ سرد رہے
موت آئے نہ آئے غیر کی یاد
ان بلاؤ نسے تا نہون مضطر
رہون شاکر تیری رضاؤن پہ
صابرون مین شمار کر میرا
یا الٰہی مین اوس سے دور رہون
خوش و خرم جیون نہین بے کھٹکے
جب یہانسے چلون تو شاد چلون
رہون یارب نہ پیچ و تاب مین مین

یا حبیب اللہ دعا طفیل رسول
ہو مناجات ہاتفی مقبول

الحمد للہ والمنۃ کہ مناجات اسماء الحسنیٰ از تصنیفات متبرکہ جناب حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد حسن علی صاحب صانہ اللہ در مطبع فیض منبع مشہور نزدیک و دور مطلع نور کانپور مین چھپ کر مراد بخش مشتاقین ہوا

آمین یا رب العالمین